امریکی تعلیمی اداروں میں آزادیٔ فکر کی صورت حال

بشارہ دومانی
استاد یونیورسٹی آف کیلیفورنیا

آپ کو کوئی کتاب خریدنی یا لائبریری سے جاری کروانی ہے تو ذرا سوچ سمجھ کر کروائیے۔ ڈپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سکیورٹی، آرویلین نیمڈ پیٹریاٹ ایکٹ کے تحت آپ کی نگرانی کرسکتا ہے۔ اس قانون کی ایک اور شق کے مطابق اس بات کا بھی خطرہ موجود ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کو خبردار کرے کہ حکومت آپ کے کتابوں کے انتخاب کی نگرانی کررہی ہے، تو اس پر فوجداری مقدمہ چلایا جاسکتا ہے۔

کلاس روم میں مطالعہ کے لئے مواد تجویز کرتے وقت بھی احتیاط کیجئے۔ چیپل ہل کی یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا پر امریکن فیملی ایسوسی ایشن سنٹر فارمولا اینڈ پالیسی نے اس بنیاد پر مقدمہ دائر کردیا تھا کہ اس نے نئے آنے والے طلبہ کے سامنے اسلام کا مختصر تعارف کرانے کی اسائنمنٹ دی گئی تھی۔ خوش قسمتی سے یونیورسٹی اپنے مؤقف پر سختی سے قائم رہی اور کورٹ آف اپیلز نے مقامی سیاست دانوں اور یونیورسٹی کے بعض ٹرسٹیز کے زائد حملوں کے باوجود مقدمہ خارج کردیا۔

اس ضمن میں بھی محتاط رہیے کہ آپ اشاعت کے لئے کون سے مضامین قبول کررہے ہیں۔ یو ایس ٹریژری ڈیپارٹمنٹ کے آفس آف فارن ایسٹس کنٹرول نے فروری ۲۰۰۴ء میں فیصلہ کیا کہ امریکی اشاعتی ادارے ان ممالک میں تصنیف کئے جانے والے کاموں کو ایڈیٹ نہیں کرسکتے، جن پر تجارتی پابندیاں عائد ہیں، جن میں ایران، عراق، سوڈان، لیبیا اور کیوبا شامل ہیں۔ خلاف ورزی کے نتیجے میں ایک ملین ڈالر تک جرمانہ اور دس سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

جو کچھ آپ پڑھا رہے ہیں، اس میں بھی احتیاط برتئے۔ خزاں ۲۰۰۳ میں امریکی ایوان نمائندگان نے متفقہ طور پر قرارداد نمبر ۳۰۷۷ منظور کرکے ایک ایڈوائزری بورڈ تشکیل دیا جو دنیا کے مختلف خطوں کے مطالعہ کے لئے قائم مراکز کی نگرانی کرے گا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ یہ مراکز ''قومی مفاد'' کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اگرچہ قانون کا اطلاق تمام مراکز پر ہوگا، جن کو وفاقی ٹائٹل وی آئی پروگرام کے تحت امداد ملتی ہے، لیکن اس کا ہدف واضح طور پر

ملک کے وہ سترہ مراکز ہیں جو مشرق وسطیٰ کے مطالعے کے لئے مخصوص ہیں۔ وی اسوسی ایشن آف امریکن یونیورسٹی پروفیسرز، دی امریکن سول لبرٹیز یونین، دی مڈل ایسٹ سٹڈیز ایسوسی ایشن اور بیشتر پیشہ ور تنظیموں نے حکومت کی جانب سے کلاس روم میں اس طرح کے لامحدود تفتیشی اختیارات، جواب دہی کا فقدان اور بورڈ کی ہیئت تشکیلی ہے، کیونکہ اس کے کچھ ارکان ملک کی حفاظت کی ذمہ دار ایجنسیوں سے لئے جائیں گے۔ اگر قرارداد نمبر ۳۰۷۷ کو امریکی سینٹ بھی پاس کردیتی ہے تو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ایک تفتیشی باڈی کو اختیار حاصل ہو جائے گا کہ وہ کلاس روم کی نگرانی کرتے ہوئے یہ فیصلہ کرے کہ مثال کے طور پر کون سا لیکچر متنوع اور متوازن ہے اور کون سا نہیں۔ اس کے نتیجے میں پیشہ ورانہ تعلیمی معیار کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی جگہ سیاسی معیار لے لے گا۔

اس کی بھی احتیاط کیجئے کہ آپ کلاس میں یا کیمپس کے باہر کیا کہہ رہے ہیں۔ امریکن کونسل آف ٹرسٹیز اینڈ ایلمنی نے، جس کی بانی نائب صدر ڈک چینی کی اہلیہ لِن چینی اور ڈیموکریٹک پارٹی کے سینٹر اور سابق نائب صدارتی امیدوار جوزف لائبرمین ہیں، ''تہذیب کا تحفظ: یونیورسٹیاں کیسے امریکہ کو نقصان پہنچا رہی ہیں اور اس سلسلے میں کیا کیا جاسکتا ہے؟'' کے عنوان کے تحت ایک رپورٹ جاری کی ہے، جس میں یونیوسٹیوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کمزور کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ کہ وہ دشمن کو فائدہ پہنچانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ تنظیم کی ویب سائٹ پر ۱۷۷..... امریکہ مخالف پروفیسروں اور ان کے ایسے ناگوار ریمارکس کی فہرست شائع کی گئی ہے، جو انہوں نے مبینہ طور پر دیئے۔

اگر آپ فورڈ یا راک فیلر فاؤنڈیشن سے امداد کے لئے درخواست دینا چاہتے ہیں تو بھی احتیاط کیجئے، آپ سے نئے انداز سے بنائی گئی امدادی درخواستوں پر دستخط کے لئے کہا جائے گا، جو آپ کو اور آپ کی تنظیم کو اس بات کا پابند کریں گی کہ اگر آپ فورڈ فاؤنڈیشن سے امداد لینا چاہتے ہیں تو آپ ''تشدد، دہشت گردی، تنگ نظری، یا کسی ملک کی تباہی'' میں ملوث نہ ہوں۔ جو لوگ فلسطین اسرائیل تنازع کے حوالے سے ۱۱ ستمبر سے پہلے سے جاری عمومی مباحثے سے واقف ہیں، وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ اس نئی اصطلاح کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ ان کے لئے یہ بات ہرگز حیرانی کا باعث نہیں ہوگی کہ درخواستوں میں یہ تبدیلیاں اسرائیل کی حامی کئی یہودی تنظیموں کی تنقید کے باعث اور پھر ان کے مشورے سے کی گئی ہیں، جو اس بات پر ناراض تھیں، کہ انسانی حقوق کے کچھ گروپ جنہوں نے جنوبی افریقہ میں ڈربن کانفرنس کے موقع پر اسرائیل پر سخت تنقید کی تھی، انہیں فورڈ اور راک فیلر کی طرف سے امداد ملی ہے۔ اس اصطلاح کی ایک مشکل یہ ہے کہ اس کی شرائط واضح اور متعین نہیں ہیں، کیا اگر کسی لیکچر میں کسی اسلام پسند تنظیم مثلاً حزب اللہ کے لبنان کے سیاسی نظام میں حصہ لینے کے حق کی حمایت کی جائے تو اس کو دہشت گردی کا فروغ قرار دیا جائے گا؟ کیا اگر کسی ریسرچ میں اسرائیل اور فلسطین پر مبنی ایک دوقومی ریاست قائم کرنے کے حق میں دلائل دیئے ہوں گے، تو اس پر اسرائیل کی تباہی کا

پیغام پھیلانے کا الزام لگادیا جائے گا؟ باوقار یونیورسٹیوں مثلاً ہاورڈ، ییل، پرنسٹن، مارنل، کولمبیا، سٹین فورڈ، دی یونیورسٹی آف پنسلوینیا، میاچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، اور دی یونیورسٹی آف شکاگو نے اس زبان پر اعتراض کیا ہے، جس پر بعض معمولی تبدیلیاں کردی گئی ہیں، تاہم یہ اتنی معمولی ہیں کہ ACLU نے، جو امریکہ میں شہری حقوق کی ایک بڑی تنظیم ہے، حال ہی میں فورڈ کی طرف سے ایک ملین ڈالر کی اور راک فیلر کی جانب سے ایک لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی امداد مسترد کردی ہے۔ ACLU کی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ''یہ ایک افسوس ناک دن ہے کہ اس ملک کے دو نہایت محبوب اور قابل احترام ادارے یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ خوف اور ہراس کی ایک ایسی فضا میں کام کررہے ہیں، جس میں وہ اپنے ہزاروں وصول کنندگان سے یہ مطالبہ کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ امداد حاصل کرنے کے لئے مبہم شرائط کو قبول کریں جس سے شہری آزادیوں پر سخت مضر اثرات مرتب ہوں گے''۔

اسرائیلی حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے بھی محتاط رہیے۔ نجی طور پر مالی امداد سے چلنے والی تنظیموں کی طرف سے ''ٹیک بیک دی کیمپس'' مہموں میں ان طلبہ اور اساتذہ کو ہدف بنایا جارہا ہے، جن کا تعلیمی یا ثقافتی طور پر مسلمانوں یا مشرق وسطیٰ کے ممالک سے تعلق ہے۔ ان میں سے کچھ تنظیمیں کھلے بندوں طلبہ کو اپنے اساتذہ اور ساتھی طلبہ کو مخبری کا کام سونپتی ہیں، جن کو پھر سامی مخالف ہونے کے الزام میں نکال دیا جاتا ہے، یہ جنگ محض لفظوں تک محدود نہیں ہے، بہت سے پروفیسروں کو، جن پر جھوٹے الزامات عائد کئے گئے، خود ان کی اپنی یونیورسٹیوں اور میڈیا کی طرف سے تذلیل اور کردار کش تفتیشوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ بڑے بڑے چندہ دہندگان کو متحرک کرکے یونیورسٹی کے منتظمین، مثال کے طور پر ہاورڈ یونیورسٹی کے صدر پر دباؤ ڈلوایا گیا ہے کہ وہ ایسے بیانات جاری کریں جن میں اسرائیلی پالیسیوں پر تنقید کو موثر طور پر سامیت دشمنی کے مترادف قرار دیا گیا ہو۔

اگر آپ امریکی شہری نہیں ہیں اور تدریس یا تعلیم کے لئے امریکہ جارہے ہیں تو بھی احتیاط کیجئے۔ اگر آپ امریکی پالیسیوں کے بارے میں ناقدانہ خیالات رکھتے ہیں تو آپ کا ویزا کینسل کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ پروفیسر طارق رمضان کے کیس میں ہوچکا ہے۔ سیاسی پروفائلنگ (کسی شخص کے قومی، نسلی یا مذہبی پس منظر کی بنیاد پر بوقت ضرورت نئی پالیسیوں کے نفاذ) کی بناء پر غیر امریکیوں کے امریکہ میں پہلی مرتبہ یا دوبارہ داخلے میں رکاوٹیں پیدا کرنے سے تعلیمی پروگراموں میں خلل واقع ہوا ہے، اور امریکہ میں غیر ملکی گریجویٹ طلبہ کی تعداد میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔ جن طلبہ کو ویزا مل جاتا ہے، ان کے تعلیمی اداروں سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ ان طلبہ کی نگرانی کریں اور سرکاری ایجنسیوں کو ریگولر رپورٹیں جمع کروائیں۔ ان تمام پالیسیوں کے نتیجے میں امریکہ کے تعلیمی ماحول کا پورا بین الاقوامی عنصر ایک سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔

☆☆......☆☆